مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

مضمون "فرقہ پرستی" سے متعلق چند حوالہ جات

"محدث" شوال المکرم ۱۴۰۲ھ مطابق اگست ۱۹۸۲ء میں میرا ایک مضمون "فرقہ پرستی کا رد" شائع ہوا تھا۔ جس کے ذیلی عنوان "اسلام کے مذہبی فرقوں کے عقائد و نظریات کا جائزہ" کے تحت ایسے چند عقائد و نظریات کا ذکر کیا گیا تھا جو زبان زد عام ہیں۔ لہٰذا اس میں مَیں نے چند حوالہ جات کے علاوہ کسی حوالہ کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ دریں اثناء مجھے دو عدد خطوط ملے ہیں جن میں مختلف باتوں کا حوالہ طلب کیا گیا ہے۔ پہلا خط جناب عبدالشکور صاحب (نو لیوالا، ولا عابدہ۔ سی، ۴، دھوراجی کالونی کراچی ۵) سے موصول ہوا۔ اس میں آپ نے حوالہ جات درج کرنے کی طرف توجہ دلانے کے بعد کسی متعصب حنفی کے اس شعر کا حوالہ طلب فرمایا ہے:

؎ فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ عَلٰی مَنْ رَدَّ قَوْلَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

(ترجمہ) "جو شخص امام ابوحنیفہ کے قول کو رد کر دے اس پر ہمارے رب کی،
ریت کے ذروں کے برابر لعنتیں ہوں۔"

اس کا حوالہ یہ ہے:

"طریق محمدی مصنفہ مولانا محمد جوناگڑھی ص ۱۱۱ بحوالہ شامی جزء اول مصری ص ۴،"

اسی طرح جناب نصیر الدین صاحب قریشی (بلاک ۱۵۵، کوارٹر ۲، جیکب لائن کراچی ۳) کا ۲۰-۲-۸۴ کا لکھا ہوا خط بھی ملا ہے۔ جس میں انہوں نے روافض کے اس قول کا حوالہ طلب کیا ہے کہ:

"تین صحابہ کے سوا باقی تمام رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ (اصل مضمون میں "مرتد" کے بجائے "منافق" کا لفظ غلطی سے چھپ گیا ہے)۔ معاذ اللہ!

یہ بات اتنی زیادہ مشہور ہے کہ میں نے اس بات کا حوالہ دینے کی ضرورت ہی سمجھی۔ شیعہ حضرات کا صحابہ کرامؓ پر سب و شتم اور تبرا بازی اسی بناء پر آئے دن

وقوع پذیر ہوتی رہتی ہے۔ تاہم اس بات کا حوالہ درکار ہے تو وہ روایت یوں ہے:

"عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ رِدَّةٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ثَلَاثَةً قُلْتُ وَمَنْ ثَلَاثَةٌ؟ فَقَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَأَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ"

(حقیقتِ مذہبِ شیعہ۔ مصنفہ فیض عالم صدیقی ص ۸۰ بحوالہ مسند کافی ص ۱۱۵)

"حضرت ابوجعفر (محمد باقر) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین آدمیوں کے سوا سب مرتد ہوگئے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا "وہ تین بزرگ کون تھے؟" آپ نے فرمایا۔ "مقداد بن اسودؓ، ابوذر غفاریؓ اور سلیمان فارسیؓ"

ایک دوسری روایت میں ان تین صحابہ کے علاوہ حضرت عمارؓ کو بھی شامل کیا گیا ہے دیکھیے مجالس المومنین مصنفہ قاضی نوراللہ شوستری (شہید ثالث) جلد سوم۔ طرہ یہ کہ ان روایات میں حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حسنینؓ کو بھی شامل نہیں کیا گیا۔

انہی صاحب نے دوسرا حوالہ یہ طلب فرمایا ہے کہ "اصل قرآن چالیس پاروں پر مشتمل تھا۔ موجودہ قرآن مکمل نہیں ہے"۔ اس سے آگے میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ ان کے نزدیک "قرآن کریم کا اصل نسخہ حضرت علیؓ کے پاس تھا۔ پھر یہ حضرت حسنؓ کے پاس منتقل ہوا۔ پھر حسینؓ کے پاس علیٰ ہذا القیاس ایک امام سے دوسرے امام کے پاس سے ہوتا ہوا بارھویں امام، امام مہدی کے پاس ہے جو بچپن ہی میں غار (سر من رأی) میں چھپ گئے ہیں اور وہ آج تک زندہ ہیں اور قیامت کے قریب اس قرآن کے ساتھ ظہور فرمائیں گے"۔

یہ داستان تو بڑی طویل ہے۔ ہم سردست صرف دو روایتوں پر اکتفا کرتے ہیں:

۱۔ شیعہ محدث محمد بن یعقوب الکلینی (متوفی ۳۲۹ھ) اپنی کتاب صافی میں لکھتے ہیں کہ قرآن جو جبریل فرشتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لایا تھا۔ اس میں ۱۷۰۰۰ آیتیں تھیں اور ہمارے پاس مشہور ۶۶۱۶ آیات ہیں۔ (حقیقتِ مذہبِ شیعہ ص ۲۸۹)

۲۔ سالم بن سلمہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق کے پاس قرآن کے ایسے حروف پڑھے اور سنے جو اس قرآن میں نہیں جو لوگ پڑھا کرتے ہیں۔ امام علیہ السلام